نحنُ انصارُاللّٰہ
مجلس انصار اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ
Majlis Ansarullah Canada
We are the helpers of Allah
نومبر، دسمبر 2024ء، جمادی الاول جمادی الثانی 1446، نبوت، فتح 1403
www.nahnuansarullah.ca

اقتباس

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’پس اس نیک بخت کہلانے کا کیا فائدہ جو آخر میں تمہیں ذلیل و رسوا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب کوئی شخص خدا کیلئے کام کرتا ہے تو وہ اُس کے گناہوں کو بھی چھپا دیتا ہے اور جب اپنے نفس کیلئے کام کرتا ہے تو اس کی نیکیوں کو بھی گناہ کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ اللہ تعالی سے یہ دعا کیا کرتے ہیں رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (آل عمران 195) اے خدا! جو تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدے کئے ہیں وہ پورے فرما اور قیامت میں ہماری رسوائی کا کوئی سامان نہ ہو۔ کیونکہ تیرا مومنوں سے یہ وعدہ ہے کہ ان کے عیوب پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور تو وعدوں کو وفا کرنے والی ذات ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے کام کرتا ہے اُس کا عیب بھی چھپا دیا جاتا ہے اور جو نفس کیلئے کرتا ہے اس کی نیکی بھی بدی بن جاتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ (الماعون:5) بعض لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر نماز پڑھنے کے باوجود اُن کیلئے ویل ہوتی ہے تو ایک شخص کی نماز بھی اس کیلئے رُسوائی کا موجب ہو جاتی ہے اور دوسرے کا عیب بھی اُس کی رسوائی کا ذریعہ نہیں بنتا۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا ہو جائے اور جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اُس کے عیب چھپائے جاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اگر بظاہر اس کو کوئی ذلت بھی پہنچتی ہے تو اُس کے بدلہ میں اور بیسیوں عزت کے سامان پیدا کر دئے جاتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کیلئے کام کرتا ہے اُس کے سامنے اگر عزت کے سامان بھی ہوں تو وہ اُس کیلئے ذلت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

پس اپنی نیتوں کو درست کرو اور خدا کیلئے کام کرنے کی عادت ڈالو' چوہدری بننے کی کوشش نہ کرو۔ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم عزت کے مالک تھے مگر انہیں مکہ کا ایک کتا بھی بھونک لیتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں جو اپنے آپ کو عزتوں والا سمجھتے تھے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے ان کا کیا حشر ہوا۔ پس اصل عزت وہی ہے جو خدا کی طرف سے ملے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اُس کی ذلت بھی عزت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور جب کوئی خدا کا نہیں ہوتا تو اُس کی عزتیں بھی ذلت میں بدل جاتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/جون 1933ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 14 صفحہ 151,152)

نحنُ انصاراللہ

مجلس انصار اللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

نومبر، دسمبر 2024ء

نگران

عبدالحمید وڑائچ صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر

محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران

غلام مصباح بلوچ نائب صدر صفِ دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا

ڈاکٹر حمید احمد مرزا۔ معتز القزق

معاونین،

کاشف بن ارشد ایڈیشنل قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

نثار اے شمس ڈاکٹر محی الدین مرزا، ظفر ندیم، منصور چغتائی
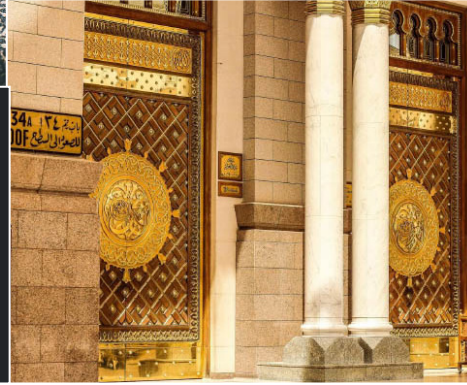
بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)

رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

قال اللہ عزّ و جل

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۴۵﴾

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(تفسیر صغیر)

تفسیر: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیوں کر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (البقرۃ: 22) یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دُعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دُعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68،69)

قال الرسول ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "أَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَرَهْطٌ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الظُّهْرِ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ بُيُوتَنَا قَاصِيَةٌ لَا نَجِدُ مَنْ يُجَالِسُنَا وَيُخَالِطُنَا دُوْنَ هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَإِنَّ قَوْمَنَا لَمَّا رَأَوْنَا قَدْ صَدَّقْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَتَرَكْنَا دِينَهُمْ أَظْهَرُوْا الْعَدَاوَةَ وَأَقْسَمُوْا أَنْ لَا يُخَالِطُوْنَا وَلَا يُؤَاكِلُوْنَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَشْكُوْنَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ}."

(تفسير الدر المنثور في التفسير بالمأثور/السيوطي۔ سورۃ المائدۃ: آیت نمبر 55 {إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ})

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ حضور ﷺ اسلام کی ساری باتوں کو یاد رکھنا میرے لیے مشکل ہے، آپؐ مجھے ان میں سے کوئی ایسی بات بتائیں جو آسان ہو پھر میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ظہر کے وقت حضرت عبداللہ بن سلامؓ چند اہل کتاب احباب کی معیت میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے گھر بہت دور ہیں اور ہمیں اس مسجد کے علاوہ کہیں بھی کوئی اپنے ساتھ بیٹھنے یا گھلنے ملنے کو نہیں ملتا اور جب ہماری قوم نے دیکھا کہ ہم خدا اور اس کے رسول کو مان چکے ہیں اور ان کے دین کو چھوڑ چکے ہیں تو انہوں نے دشمنی کا مظاہرہ کیا اور آپس میں قسمیں کھائیں کہ وہ ہم سے میل میلاپ نہیں رکھیں گے اور نہ ہی ہمارے ساتھ کھانا پینا کریں گے۔ پس یہ ہمارے لیے مشکل ہے۔ ابھی وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی آہ و زاری سنا ہی رہے تھے کہ آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ترجمہ: یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں۔

کلام المہدی علیہ السلام

”

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہر گز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔غرضکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93۔فرمودہ 9/اگست 1904ء)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر شہر میں مسجدوں کی تعمیر کریں۔ افریقہ کے غریب ممالک کے دُور دراز کے علاقوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں میں بھی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے اور بڑے شہروں میں بھی مساجد بن رہی ہیں۔ اسی طرح یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ جماعت بڑی قربانیاں کر کے مسجدیں بنا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے، نہ کسی اور ذریعہ سے ہم دولت جمع کرتے ہیں، ہاں ایمان کی دولت ہے جس کی وجہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں۔ پس آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس دولت کی ہمیشہ حفاظت کرنی ہے۔ یہ ایک ایسا بے بہا خزانہ ہے جس کو چھیننے کے لئے ہر راستے پر چور، اچکے اور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ ان لوگوں سے ہماری راتیں محفوظ ہیں، نہ ہمارے دن محفوظ ہیں بلکہ یہ ڈاکو شیطان کی صورت میں ہمارے خون میں دوڑ رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے ہوشیار کیا کہ شیطان جو تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس سے بچو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آدم کی پیدائش کے وقت بھی شیطان نے یہ عہد کیا تھا کہ مَیں انسانوں کو ضرور ان کے راستے سے بھٹکاؤں گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایمان کی دولت ایسی دولت ہے جس کی حفاظت سب سے مشکل کام ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اپریل 2008ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 16/مئی 2008ء صفحہ 5)

مسجد فضل لندن کا ذکر کینیڈین اخبارات میں

(غلام مصباح بلوچ۔ نائب صدر صف دوم)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے احمدیہ مسلم جماعت کو اطراف عالَم میں مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور خلافت کے سائے میں یہ سفر مزید جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعمیرِ مساجد کی تاریخ سو سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے، انہی مساجد میں سے ایک مسجد فضل لندن بھی ہے جس کی سنگ بنیاد کو گذشتہ ماہ ایک سو سال مکمل ہوئے اور اس حوالے سے مورخہ 19؍اکتوبر کو لندن میں ایک باوقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست خطاب فرمایا۔ اس تقریب سے ایک روز قبل خطبہ جمعہ میں بھی حضور انور نے اس تاریخی مسجد کے متعلق تفاصیل بیان فرمائیں۔

انگلستان جانے والے سب سے پہلے احمدی مبلغِ اسلام حضرت چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ عنہ تھے جو 1913ء میں انگلستان پہنچے۔ آپ کے بعد حضرت قاضی محمد عبداللہ بھٹی رضی اللہ عنہ، حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر رضی اللہ عنہ بھی انگلستان پہنچے اور محدود وسائل کے باوجود تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کی نگرانی میں نہایت عمدگی سے سرانجام دیا۔ اس دوران جس بات کی کمی سب سے زیادہ محسوس کی گئی وہ مسجد کا نہ ہونا تھا کیونکہ مسجد ہی وہ مرکز ہے جو باجماعت عبادت الٰہی کے علاوہ مسلمانوں کی وحدت، تعلیم و تربیت اور غیر مسلمانوں میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہِ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93۔ فرمودہ 9؍اگست 1904ء)

بہرکیف اس کمی کا ذکر مبلغین سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بھی کیا چنانچہ حضورؓ کی عظیم الشان اولوالعزمی نے بہت جلد اس کمی کو پورا کرنے کے سامان کیے۔ حضورؓ نے 6؍جنوری 1920ء کو احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں تحریر فرمایا:

”..... ہمارے ولایت کے مبلغین برابر اس امر پر زور دیتے رہتے ہیں کہ اُس وقت تک یہ کام کماحقہٗ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی مسجد نہ ہو اور اپنا مکان نہ ہو۔ کیونکہ مسجد نہ ہونے سے لوگوں کی توجہ ہمارے کام کی طرف منتقل نہیں ہوتی اور وہ ہمارے کام کو ایک مذہبی تبلیغ نہیں بلکہ ایک پُر اسرار تحریک خیال کرتے ہیں..... ہمارے مبلغین کی یہ درخواست واقعی قابل توجہ ہے مگر میرے نزدیک اپنی مسجد کے بنوانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ کچھ خاص برکات ہیں جو بغیر مسجد کے حاصل نہیں ہوتیں، پس ان کے حاصل کرنے کے لئے مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے..... خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعتیں جب کسی کام کے لئے ارادہ کر لیتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو کر کے چھوڑتی ہیں۔ مومن کے اخلاص اور اس کے عزم کے سامنے دنیا کی کوئی مشکل نہیں ٹھہر سکتی اور پہاڑ بھی اس کے

سامنے کائی کی طرح اُڑ جاتے ہیں اور دریا پایاب ہو جاتے ہیں۔ پس اے جماعت احمدیہ کے احباب تم اس کام کے لئے عزم کرلو اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس کے لئے اٹھو اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھو کہ وہ کس طرح تمہاری مدد کرتا ہے۔ کیونکہ یہ کام در حقیقت خدا تعالیٰ کا کام ہے اور تم صرف ایک ہتھیار ہو جسے زبردست ہستی نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا ہے۔" (الفضل 22/جنوری 1920ء صفحہ 3)

حضور انورؓ کی اس بابرکت تحریک پر احباب جماعت نے دیوانہ وار لبیک کہا اور لندن میں مسجد کی تعمیر کے لیے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کی جس کے نتیجے میں بہت جلد ایک کثیر رقم جمع ہوگئی اور اگست 1920ء میں ہی لندن کے علاقے Putney, Southfields میں مسجد کے لیے زمین خریدی گئی جس میں علاوہ سکنی مکان کے ایک ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ میں پھلدار درختوں کا باغ تھا۔ (الفضل 20 ستمبر 1920ء صفحہ 2 کالم 3) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سفر میں ہونے کی وجہ سے ڈلہوزی میں ملی، حضورؓ نے وہیں ایک جلسہ کیا اور اپنی مشہور نظم "تیری محبت میں میرے پیارے ہر ایک مصیبت اٹھائیں گے ہم" سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ (الفضل 16 ستمبر 1920ء صفحہ 2) الحمد للہ مسجد کے لیے جگہ کی خرید کا مرحلہ طے ہوا جس نے ایک طرف تو احمدیوں کو خوشی کے باعث درگاہ خداوندی میں سربسجود کر دیا اور دوسری طرف دنیا کو حیرت میں ڈال دیا کہ کس طرح ایک غریب اور چھوٹی جماعت نے لندن جیسے شہر میں مسجد کے لیے زمین خرید لی۔ بہرحال مبلغین سلسلہ نے مسجد کی تعمیر کا مرحلہ شروع ہونے سے قبل ہی اس جگہ پر ممکنہ پروگرام منعقد کرنا شروع کیے، دین اسلام کا چرچا نہ صرف یورپ میں سنائی دینے لگا بلکہ سمندر پار امریکہ اور کینیڈا میں بھی اس کی صدا پہنچی، مونٹریال سے نکلنے والے انگریزی اخبار The Gazette نے "Mosque for Putney" عنوان کے تحت خبر دیتے ہوئے لکھا:

London, February 27, - The Imam missionaries and members of the Ahmadiya Islamic Movement in London gave a reception yesterday to mark the opening of the premises recently acquired by them in East Putney — a large private house, No. 63 Melrose road, standing in private grounds. It is hoped shortly to begin the building of a mosque in the grounds. During the afternoon a farewell speech was made by Moulvie Abdur-Rahim Nayyar, who is going on an Islamic mission in West Africa. Among those also present were Moulvie F. M. Sayal, Professor H. M. Leon and Chief Oluwa of Lagos.

(The Gazette, Montreal, Quebec, Mon, Feb 28, 1921 page 16)

پھر خاص طور پر نماز عید کی ادائیگی یہیں پر کی گئی جس میں احمدی اور غیر احمدی مسلمان شامل ہوئے اور مغرب میں مسلمانوں کے ایسے منظم اجتماع کی وجہ سے بھی دنیا بھر میں اس کا چرچا ہوا مثلاً ٹورنٹو کے مشہور ہفتہ وار اخبار Star Weekly نے اپنی ستمبر 1922ء کی ایک اشاعت میں Open Air Mosque کے الفاظ میں نماز باجماعت (اغلباً عید الاضحیٰ کے موقع کی) کی ایک تصویر شائع کی:

Mohammedan Worshippers at Their Ritual in the Open Air Mosque at Southfields, England

(Star Weekly, Toronto, ON. Saturday, Sep 23, 1922 page 50)

ان دنوں حضرت چودھری فتح محمد سیال رضی اللہ عنہ اور محترم مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی بطور مبلغ سلسلہ لندن میں متعین تھے۔ عید الفطر 1923ء کی خبر بھی لندن کے اخبارات کی زینت کے علاوہ کینیڈا کے اخبارات تک بھی پہنچی چنانچہ سیسکاٹون سے نکلنے والے اخبار Star-Phoenix نے اس کی درج ذیل تصویر شائع کی:

English Moslems Turn Faces to the East in Prayer

MOSLEMS all over the world observed the annual Moslem festival called by the natives, Eid-Ul-Fitr, Kuchak Bairam. Followers of the faith removed their shoes and knelt facing the east on holy carpet in prayer. The photograph was taken at the mosque in Southfields, England.

(Star-Phoenix (Saskatoon, SK) Mon, July 16, 1923 page 2)

1924ء کا سال انگلستان کے لیے اس لحاظ سے قابل فخر ہے کہ خلیفہ وقت کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے اور حضور اقدسؓ نے 19؍اکتوبر 1924ء کو مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی جس سے "مغرب سے طلوع آفتاب" کا ایک نیا باب کھلا جس کی ابتدائی کرنیں کینیڈا میں بھی پڑیں اور بعد ازاں ان میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مسجد فضل کی تقریب سنگ بنیاد کی خبر کا جہاں انگلینڈ اور یورپ میں چرچا ہوا وہاں کینیڈا کے اخبارات میں بھی جگہ پائی۔ اونٹوریو صوبہ کے شہر Sault St. Marie سے چھپنے والے اخبار The Sault Star نے 23؍اکتوبر 1924ء کی اشاعت میں "Moslem Mosque Being Built in Old London" کی سرخی کے تحت خبر دیتے ہوئے لکھا:

London, Oct. 23. – Londoners soon will no longer need to go to the Orient to hear a muezzin proclaiming from a minaret the hour of prayer for the faithful. The foundation for the city's first moslem mosque was laid in an orchard at Southfields the other day by Khalifatul Masih of India. The ceremony was picturesque, with carpets laid on the damp earth and joss sticks sending up little spirals of blue smoke among the fruit trees. The mosque will be Seracenic, with a minar seventy feet high and two minarets, besides a fountain.

(The Sault Star, Sault St. Marie, ON. Thursday, Oct. 23, 1924 page 9)

اسی طرح آٹواہ کے معروف اخبار The Ottawa Journal نے بھی اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ادا کی جانے والی نماز کی تصویر دیتے ہوئے یہ خبر لگائی:

The faithful at prayer during the ceremonies in connection with the laying of the corner stone for the first Mohammedan Mosque in London. The stone was laid by His Holiness the Khalifatul Masih, head of the Ahmadiyya Community, seen kneeling down as the right.

(The Ottawa Journal, Ottawa, ON. Saturday, Nov 15, 1924 page 17)

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے سے پہلے تک نماز وغیرہ کے اجتماعات اسی احاطہ زمین میں ادا کیے جاتے رہے، کینیڈا کا مشہور اخبار The Toronto Star نماز عید الفطر 1926ء کے حوالے سے درج ذیل تصویر اپنی ایک اشاعت میں شامل کرتا ہے:

FESTIVAL OF EID-UL-FITH: MOSLEMS IN LONDON celebrating the famous Indian feast. Photo shows the worshipers on the prayer carpet at the new Mosque, Southfields

(The Toronto Star, Toronto, ON. Thursday, Apr 29, 1926 page 25)

بالآخر وہ گھڑی بھی آن پہنچی اور مسجد فضل لندن کی تعمیر مکمل ہوئی اور اس کا باقاعدہ افتتاح برصغیر کے مشہور قانون دان اور ادبی شخصیت سر شیخ عبد القادر صاحب نے 3؍اکتوبر 1926ء نے کیا۔ گو کہ اس تاریخی مسجد کے افتتاح کے لیے سعودی شہزادہ فیصل نے دعوت قبول کی ہوئی تھی اور وہ اس کے لیے لندن پہنچ بھی چکے تھے لیکن جماعت احمدیہ سے بغض و عناد رکھنے والے مسلمان علماء نے جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی مقبولیت اور تعمیر مسجد کی اوّلیت کو دیکھ کر سلطان ابن سعود کو بہکا دیا تھا کہ وہ اپنے صاحبزادے کو اس تقریب افتتاح سے مجتنب رکھیں قصہ مختصر شہزادہ فیصل اس تقریب میں نہیں آئے۔ بہر کیف إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ اللہ تعالیٰ نے تعمیر مسجد کی اس دینی خدمت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں عزت و احترام سے نوازا اور مسلمانوں کے معتدل حلقوں نے شہزادہ فیصل کی عدم شرکت کو پسند نہیں کیا، امریکہ سے شائع ہونے والے ایک اخبار نے لکھا:

The abstention of the Emir Faisal, governor of Mecca, from the opening ceremony of the Ahmidiyya mosque in London has not in any case made many friends for Ibn Saud- whether among Europeans or those Moslems who do not share the extravagant Puritanism which the Wahabi master displayed in prohibiting his son from taking part in a Moslem religious function

on the sole ground that non-Moslems would by their presence not honor but defile it.

(News and Record, Greensboro, North Carolina, Sun, Dec 19, 1926 page 41)

مسجد فضل لندن کی تعمیر سے نہ صرف مسلمانوں کو لندن شہر میں پنجوقتہ نماز ادا کرنے کی مستقل سہولت میسر آئی بلکہ مغرب میں تبلیغ اسلام کا ایک مرکز بھی میسر آ گیا۔ خود اس مسجد کی تعمیر پوری دنیا میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کا ایک وسیع ذریعہ بن گئی جس کی خبر مشرق ومغرب کے اخباروں نے جلی الفاظ میں شائع کی، یہاں کینیڈا میں بھی اس کی خبریں شائع ہوئیں۔ New Brunswick صوبہ کے اخبار The Times-Transcript نے "Mosque Opened In London District" کے تحت مسجد فضل کے افتتاح کی خبر دی اور لکھا کہ

"Mohammendan Visitors May Now Worship in Empire Capital"

"From a minaret within the limits of London today there went forth the Mohammendan call to prayer. Hereafter any of King George's Mohammendan subjects who visit the Empire capital will find a mosque ready for their worship.

The New mosque was opened yesterday in the Southfield district of London ..... the Ahmadiyya sect, which built the mosque, has avowed its intention to seek such converts ...

.... The Ahmadiyya sect, which was founded in 1889, is tolerant and opposes religious wars ...."

(The Times Transcript, Moncton, New Brunswick, Fri, Oct 18, 1926 page 3)

یہی خبر مونٹریال سٹار اخبار نے اپنی 4/اکتوبر 1926ء کی اشاعت میں شائع کی۔ اونٹوریو کے شہر Owen Sound سے چھپنے والے ایک اخبار نے لکھا:

Mohammedans build mosque in busy part of the metropolis in England ...... It was founded and built by the Ahmadiyya sect...... The Ahmadiyya sect stands for tolerance and is opposed to oppression and Holy Wars. The movement was founded in 1889 by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad ....

(The Daily Sun-Times, Owen Sound, Ontario, Wed, Oct 20, 1926 page 11)

کئی اخبارات نے مسجد فضل کی تصویر بھی شائع کی، مثال کے طور پر ہیملٹن اور ونی پیگ کے اخباروں میں چھپنے والی دو تصاویر نیچے دی جاتی ہیں:

LONDON'S MOSLEM MOSQUE

(Free Press Prairie Farmer, Winnipeg, Manitoba, Wed, Nov 3, 1926 page 12)

A NEW MOSQUE IN LONDON just been completed at Southfields,

(The Hamilton Spectator (Hamilton, ON.) Friday, Nov 5, 1926 page 42)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی تعمیر سے مغرب میں بیٹھ کر اسلام کو مغربی قوموں کے سامنے اصلی معنوں میں پیش کرنے کا وسیع موقع میسر آ گیا۔ امام مسجد فضل لندن جب مسجد آنے والوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے تو بعد ازاں وہی پیغام مغرب کے دوسرے علاقوں میں بھی بسرعت پہنچ کر اصل اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کراتا۔ 1930ء میں محترم مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد فضل لندن کا اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق ایک بیان ٹورنٹو کے علاقے Etobicoke سے چھپنے والے ایک اخبار تک بھی پہنچا جس کی وجہ سے آگے کئی ہزار لوگوں تک اس پیغام کی رسائی ہوئی، اخبار نے لکھا:

One Mohammedan who is not perturbed by the fact that Mohammedan women in Jerusalem appeared unveiled before the High Commissioner for Palestine is Moulvi Farzand Ali, Imam of the London Mosque at Southfields. This Imam, with the kindly face and courteous manner, who still retains the green turban and embroidered slippers of the East, maintains that the Oriental women were granted by Mohammed as much liberty as the English women has today, and that the restrictions put upon them are the effect of custom, and have nothing to do with religion.

(The Lakeshore Advertiser (Etobicoke, Ontario, Thu, Feb 20, 1930 page 10)

اخبار الحکم قادیان ایک جگہ لکھتا ہے:

”میاں کریم بخش صاحب جو ریاست نابھہ سے آئے ہوئے تھے، اپنے گاؤں کے بعض لوگوں کے شبہات کو بطور استفسار عرض کیا کہ مُردہ کے جو قُل کیے جاتے ہیں یا مُردوں کو دفن کر کے بیٹھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ درست ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس حکم وعدل نے فرمایا کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ یہ فضول باتیں ہیں۔ پھر پوچھا کہ مخالف کا جنازہ پڑھیں یا نہ؟ اس سے بھی آپؑ نے منع فرمایا۔ پھر پوچھا کہ بعض عورتیں مہر نہیں بخشتیں۔ فرمایا کہ مہر ادا کرنا چاہیے، عورتیں مہر کے بخشنے کے واسطے مجبور نہیں ہوسکتیں، یہ اُن کی شرافت ہے جو بخش دیتی ہیں۔“

(الحکم 10/ مارچ 1904ء صفحہ 16)

نیشنل تعلیم کوئز اور مقابلہ بیت بازی

زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا

(رپورٹ: خالد محمود شرما۔ قائد تعلیم)

اراکین مجلس انصاراللہ کینیڈا میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے اور ان کی علمی استعدادوں کو بڑھانے کے لئے قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا کی طرف سے کئی پروگرام مسلسل جاری رہتے ہیں۔جن میں نمایاں طور پر تعلیمی نصاب جو قرآن کریم، احادیث، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی منتخب کتب اور خطباتِ امام پر مشتمل ہوتا ہے۔اس میں سے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔نیز ہر سال تعلیمی نصاب سے ہی سال کے آخر میں کوئز کا انعقاد ہوتا ہے۔گذشتہ دو سالوں سے (MTA) ایم ٹی اے کینیڈا اسٹوڈیو سوالنامہ کے نام سے ان کوئز کے پروگراموں کو ریکارڈ کرتا رہا ہے۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 8 دسمبر بروز اتوار بمقام بیت الحمد مسی ساگا کینیڈا میں قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا کے زیر اہتمام نیشنل کوئز اور پہلی مرتبہ مقابلہ بیت بازی کے پروگرام منعقد کئے گئے۔جو سارا دن نہایت کامیابی سے جاری رہ کر شام 5 بجے اختتام پزیر ہوئے۔الحمد للہ۔اس دوران ناشتہ، دوپہر اور رات کے کھانے کے علاوہ دن بھر چائے اور دیگر لوازمات کی فراہمی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

کوئز اور مقابلہ بیت بازی کی ٹیمیں کینیڈا کے طول و عرض سے مورخہ 5 دسمبر بروز جمعرات سے ہی

بیت الانصار ٹورانٹو مرکز پہنچنا شروع ہوگئی تھیں۔جہاں مہمانوں کی رہائش اور ان کے کھانے کے انتظام کی زمہ داری شعبہ ضیافت (برائے بیرون مہمان) نے خوب نہایت احسن طریقے سے ادا کی۔الحمد للہ۔

کوئز اور بیت بازی کے مقابلوں میں حصہ لینے والی ٹیموں کے علاوہ ٹورانٹو اور اس کے گردونواح ریجنز سے انصار بھائیوں کی کثیر تعداد ان مقابلوں کو دیکھنے کیلئے ایک جوش و ولولہ کے ساتھ بیت الحمد مسی ساگا میں جمع ہوئے۔جن کی تعداد تقریباً 230 تھی۔

کوئز اور بیت بازی کے مقابلوں کو منعقد کرنے کیلئے مکرم عبد الحمید وڑائچ صاحب، صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا کی منظوری سے اراکین نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ پر مشتمل ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی۔

مکرم ثناءاللہ خاں صاحب (نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا) کو ناظم اعلیٰ جبکہ خاکسار خالد محمود شرما (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ) کو سیکریٹری اور مکرم مرزا وقاص احمد صاحب (ایڈیشنل قائد تعلیم مجلس انصار اللہ) کو نائب سکریٹری مقرر کیا گیا۔اس کے علاوہ 7 ناظمین اور 20 معاونین کی ٹیم مقرر کی گئی۔جنہوں نے بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کیا۔اللہ تعالیٰ اس خدمت پر ان سب رضا کاروں کو بہترین اجر سے نوازے۔آمین۔

نماز فجر کے بعد رجسٹریشن کا انتظام بیت الحمد مسجد کی لابی میں کیا گیا تھا۔جہاں سے انصار رجسٹریشن کے بعد ناشتے کے لئے ڈائننگ ہال میں تشریف لے گئے۔افتتاحی اجلاس صبح ٹھیک 8:30 بجے مسجد کے مین ہال میں منعقد ہوا جہاں پر مجلس انصار اللہ کینیڈا اسٹوڈیو نے اپنا سٹیج بنا رکھا تھا۔یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بفضل تعالیٰ پہلی مرتبہ امسال (MTA) ایم ٹی اے کینیڈا اسٹوڈیوں کے بجائے مجلس انصار اللہ کینیڈا اسٹوڈیو نے ان

مقابلوں کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے ریکارڈ کی۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے کی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور اس کا اردو و انگریزی ترجمہ پیش کرنے کی سعادت مکرم مرزا وقاص احمد صاحب (ایڈیشنل قائد تعلیم) نے حاصل کی۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عہد دہرایا۔ اور اسکے بعد خاکسار (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ کینیڈا) نے نیشنل کوئز اور بیت بازی کے مقابلوں کے اغراض و مقاصد مختصراً بیان کئے۔ بعد ازاں مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے مختصراً ان مقابلوں کے انعقاد کی مناسبت سے انصار کو خوش آمدید کیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کو پڑھنے کی طرف انصار بھائیوں کو متوجہ کیا۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور یوں افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

افتتاحی اجلاس کے فوراً بعد ٹھیک ۹ بجے تعلیمی کوئز کا آغاز ہوا۔ جو دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔

کوئز میں 16 ریجنز کے مابین پہلے عمومی راؤنڈ ہوا جس میں سے 4 بہترین ٹیمیں فائنل راؤنڈ میں شریک ہوئیں۔

تعلیمی کوئز کا نصاب مجلس انصار اللہ کینیڈا کا تعلیمی نصاب 2024 مقرر کیا گیا تھا جو قرآن کریم کا ساتواں پارہ، احادیث، ہماری تعلیم، براہینِ احمدیہ حصہ پنجم اور 4 منتخب خطبات امام پر مشتمل تھا۔

تعلیمی کوئز کی درج ذیل ٹیمیں پہلی تین پوزیشنوں کی حقدار قرار پائیں۔ اور اُن کو کوئز کے اختتام پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے بلترتیب 200$, 300$, 500$ احمدیہ کتب خانہ واؤچرز کے انعامات سے نوازا۔

اوّل: کیلگیری ریجن = مکرم عبدالحمید غنی صاحب، مکرم مرزا محمد فاروق طاہر صاحب

دوم: ایسٹرن کینیڈا ریجن = مکرم شہزاد احمد صاحب، مکرم ضیاء اللہ صاحب

سوم: ٹورانٹو رویسٹ ریجن = مکرم فخراللہ صاحب، مکرم محمد احسن قریشی صاحب

تعلیمی کوئز کی میزبانی مکرم محمد موسیٰ صاحب مربی سلسلہ (قائد اشاعت) کے حصہ میں آئی۔ جبکہ ججز کے فرائض مکرم عبدالنور عابد صاحب (مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا) اور مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب (مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے ادا کیئے۔

دوپہر کے کھانے اور بعد از نماز ظہر وعصر ٹھیک 2:30 بجے مقابلہ بیت بازی شروع ہوا۔ مقابلہ بیت بازی کے میز بانی کے فرائض مکرم امتیاز احمد سراصاحب (مربی سلسلہ) نے ادا کئے۔ آپ نے پہلے بیت بازی کے قوائد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ بیت بازی کا نصاب درثمین، کلام محمود، کلام طاہر، درعدن اور بخارِ دل پر مشتمل تھا۔

بیت بازی کا مقابلہ 21 ٹیموں کے مابین نہایت ہی دلچسپ اور سنسنی خیز رہا۔ حاضرین کا جوش وخروش دیدنی تھا اور خوب اس مجلس سے لطف اندوز ہوئے۔

21 ٹیموں نے پہلے عمومی راؤنڈ میں آپس میں مقابلہ کیا اور اس کے بعد 4 بہترین ٹیمیں فائنل راؤنڈ میں شریک ہوئیں۔

مقابلہ بیت بازی میں درج ذیل پہلی تین ٹیموں نے مکرم صدر صاحب مجلس سے بالترتیب 100$, 150$, 200$ کی مالیت کے احمدیہ کتب خانہ کے واؤچرز بطور انعامات وصول کئے۔

اوّل: ہملٹن نائیگرا ریجن = مکرم قیصر ندیم صاحب، مکرم شیراز احمد صاحب

دوم: ناردن اونٹاریو ریجن = مکرم عدیل احمد صاحب، مکرم آدم سعید صاحب

سوم: ٹورانٹو رویسٹ ریجن = مکرم محمد احمد مظہر صاحب، مکرم فخراللہ منگلا صاحب

مقابلہ بیت بازی میں ججز کے فرائض مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب (مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا) اور مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب (مربی سلسلہ) نے ادا کئے۔

بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ شام 5 بجے تک جاری رہا۔ مقابلہ بیت بازی کے اختتام پر مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے اپنے اختتامی کلمات میں انصار بھائیوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے شعری کلام سے استفادہ حاصل کرنے اور اشعار یاد کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور تمام انتظامیہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یوں یہ بابرکت مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

سالانہ کارکردگی رپورٹ قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مرتب کردہ، محمد داؤد اسماعیل
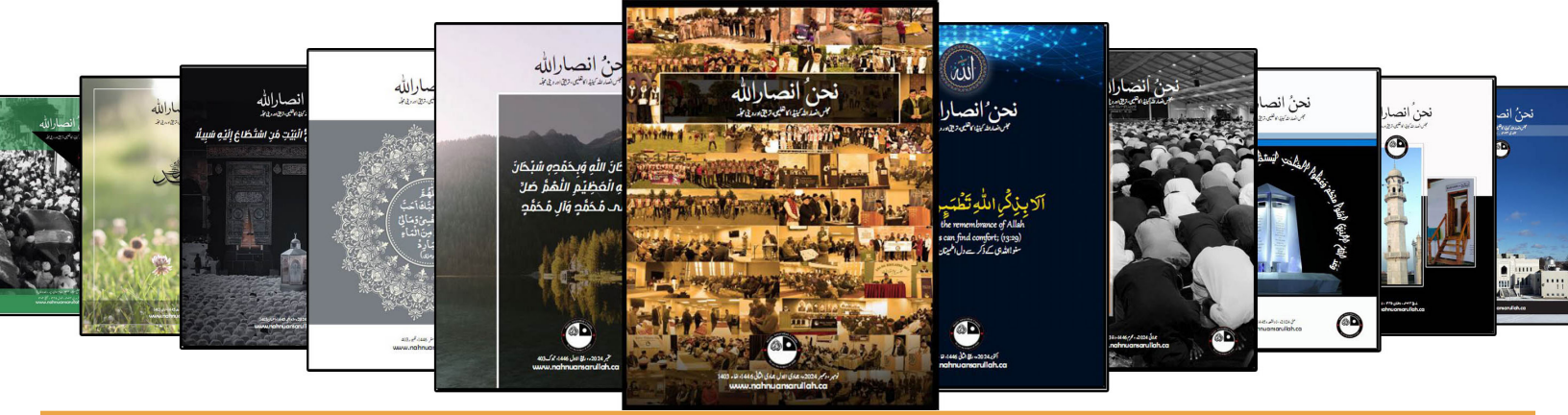
قیادت اشاعت کے تحت مختلف ذیلی شعبوں نے 2024 کے دوران علم کو پھیلانے، روحانی رہنمائی فراہم کرنے اور مجلس انصار اللہ کے اراکین کے درمیان اتحاد کو فروغ دینے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ ڈیجیٹل اور پرنٹ میڈیا دونوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، اس شعبہ نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ مجلس کے ممبران اپنے ایمان اور مجلسی سرگرمیوں میں اپنی شمولیت کو بڑھانے کے لیے ضروری وسائل اس شعبے کے تحت حاصل کرتے رہیں۔ اس سال اس شعبے کی کارگزاری کی مختصر رپورٹ پیش کی جا رہی ہے

نحن انصار اللہ کی اشاعت اور تقسیم

دوران سال اس شعبہ نے کامیابی کے ساتھ مجلس کا ماہانہ رسالہ "نحن انصار اللہ" کے 11 ماہانہ شمارے تیار اور شائع کیے۔ یہ تمام شمارے رسالے کی آن لائن ویب سائٹ

https://www.nahnuansarullah.ca/

پر اپ لوڈ کئے گئے تھے، جس کی وجہ سے وہ قارئین کے لیے قابل رسائی بنے۔ ڈیجیٹل اشاعت کے علاوہ، محکمے نے ہر شمارے کی 1500 کاپیاں پرنٹ کیں، جنہیں کینیڈا بھر کے اراکین میں تقسیم کیا گیا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ میگزین ان لوگوں تک بھی پہنچے جو فزیکل کاپیوں کو ترجیح دیتے ہیں اور آن لائن رسائی نہیں رکھتے۔

نماز باترجمہ پر کتابچہ کی اشاعت

نماز کی اہمیت کو سمجھتے اور مدنظر رکھتے ہوئے شعبہ اشاعت نے انگریزی زبان میں نماز باترجمہ پر ایک چھوٹا سا کتابچہ شائع کیا۔ یہ کتابچہ بڑے پیمانے پر ممبران میں تقسیم کیا گیا تھا اس کتابچہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل افراد کی رہنمائی اور مدد شامل حال رہی۔

مکرم عثمان شاہد صاحب، مکرم امتیاز احمد سرا صاحب، مکرم قاسم گھمن صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب اور مکرم فرحان نصیر صاحب۔
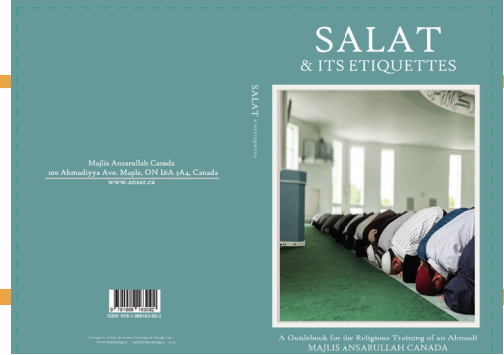
مجلس کی ویب سائٹ ansar.ca کی دیکھ بھال

شعبہ نے دوران سال مجلس کی آفیشل ویب سائٹ کو برقرار رکھنے اور اپ ڈیٹ کرنے کا کام جاری رکھا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ یہ انصار کے اراکین کے لیے معلومات کا ایک قابل اعتماد ذریعہ بنی رہے۔ ویب سائٹ میں ضروری وسائل جیسے کہ تعلیم کا نصاب، انفرادی رپورٹ فارم، اور مختلف پروگراموں اور تقریبات کے بارے میں تازہ ترین معلومات شامل ہیں وقتاً فوقتاً مہیا کی جاتی رہیں۔ اراکین کے لئے اجتماعات اور دیگر پروگراموں جیسی اہم سرگرمیوں کی تصاویر اور تفصیلات بھی ویب سائٹ پر مہیا کی جاتی رہیں

مجلس انصار اللہ کینیڈا اسٹوڈیوز کی سرگرمیاں

گو کہ مجلس انصار اللہ کینیڈا اسٹوڈیوز کا قیام ۲۰۰۳ میں عمل میں آیا تھا مگر اس کے باقاعدہ اسٹوڈیو کا افتتاح مکرم و محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے امسال ماہ اپریل

میں فرمایا، یہ اسٹوڈیو بیت الانصار کے ایک کمرے میں قائم کیا گیا ہے۔ ایم اے سی اسٹوڈیو، شعبہ اشاعت کے تحت، سال بھر دل چسپ اور معلوماتی مواد پیش کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسٹوڈیو کی طرف سے کی جانے والی کچھ بڑی سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

سابقہ صدران مجلس انصار اللہ کے انٹرویوز کی ریکارڈنگ

اسٹوڈیو نے مجلس انصار اللہ کے سابق صدران کے انٹرویوز ریکارڈ کیے، ان معزز اراکین کی یاداشتوں اور ان کے دور میں ہونے والے اہم واقعات کو تازہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ان انٹرویوز نے گذشتہ برسوں میں مجلس انصار اللہ کی ترقی اور ترقی کو دستاویزی شکل دینے میں مدد کی تا کہ ان کو باقاعدہ انصار اللہ کی تاریخ کا حصہ بنایا جا سکے۔

رمضان دروس کی تیاری اور اشاعت

رمضان کے بابرکت مہینے کے دوران، اسٹوڈیو نے روزانہ درس (لیکچرز) ریکارڈ کیے اور تقسیم کیے، یہ دروس روزانہ کی بنیاد پر نشر کیے جاتے تھے۔ ان دروس کو اوسطاً، روزانہ 300 ناظرین دیکھتے رہے، اور کل 4000 ناظرین نے دورن رمضان ان بابرکت دروس سے فائدہ اُٹھایا۔ ان دروس کی تیاری کے سلسلے میں جن علما اور احباب نے شعبہ اشاعت کی مدد کی ان کی تفصیل درج میں دی جاتی ہے۔

مدرس	موضوع درس	نمبر شمار
ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان روحانی موسم بہار	۱
ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ	۲
ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	بیمار اور مسافر بعد میں روزے پورے کریں	۳
غلام مصباح بلوچ صاحب پرفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	فضلیت رمضان	۴
غلام مصباح بلوچ صاحب پرفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	برکات رمضان	۵
غلام مصباح بلوچ صاحب پرفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	رمضان اور قرآن کریم	۶
مولانا عبدالرشید انور صاحب، مبلغ انچارج کینیڈا	رمضان اور محاسبہ نفس	۷
مولانا عبدالرشید انور صاحب، مبلغ انچارج کینیڈا	سحر اور افطار کی برکات	۸
مولانا عبدالرشید انور صاحب، مبلغ انچارج کینیڈا	عبادات رمضان	۹
سہیل مبارک شرما صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ	۱۰
سہیل مبارک شرما صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان اور اصلاح نفس	۱۱
سہیل مبارک شرما صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	نوافل قُرب الٰہی کا ذریعہ	۱۲
ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان اور تحمل و برداشت	۱۳
ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان کے جسمانی فوائد	۱۴
ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر، جماعت احمدیہ کینیڈا	رمضان کے روحانی فوائد	۱۵
سہیل احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	رمضان المبارک، قبولیت دعا کا مہینہ	۱۶
سہیل احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	صبر و استقلال قبولیت دعا کی ایک شرط	۱۷
سہیل احمد ثاقب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	ذکر الٰہی	۱۸
مولانا عبدالسمیع خان صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	اعتکاف رمضان	۱۹
مولانا عبدالسمیع خان صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	آخری عشرہ کی فضیلت	۲۰
مولانا عبدالسمیع خان صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	لیلۃ القدر	۲۱
مولانا داؤد حنیف صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا	السلام علیکم کہنے کی اہمیت	۲۲
مولانا داؤد حنیف صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا	حسن معاشرت	۲۳
مولانا داؤد حنیف صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا	قناعت کی اہمیت	۲۴
محمد موسیٰ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	روزہ جسم کی زکوۃ	۲۵
محمد موسیٰ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	وسعت حوصلہ	۲۶
محمد موسیٰ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	لغویات سے اعراض	۲۷
عبدالحمید وڑائچ صاحب، صدر مجلس انصاراللہ، کینیڈا	قبولیت دعا کے راز	۲۸
عبدالحمید وڑائچ صاحب، صدر مجلس انصاراللہ، کینیڈا	تربیت اولاد	۲۹
عبدالحمید وڑائچ صاحب، صدر مجلس انصاراللہ، کینیڈا	ماہ شوال کے روزے	۳۰

کھیلوں کی تقریبات کی لائیو سٹریمنگ:

شعبہ نے کھیلوں کے ذریعے جسمانی صحت اور کمیونٹی کے تعلقات کو فروغ دینے پر بھی توجہ دی۔ ان کھیلوں کی لائیو سٹریم ہونے والے کچھ پروگرامز درج ذیل ہیں:

دوسرا فضل عمر کرکٹ ٹورنامنٹ، اس دو روزہ ایونٹ کو پورے دورانیے کے لیے براہ راست نشر کیا گیا، جس کو ۳۵۰۰ سے زائد احباب نے براہ راست دیکھا۔

مجلس انصار اللہ ٹیپ بال کرکٹ ٹورنامنٹ کو بھی لائیو اسٹریم کے ذریعے احباب تک پہنچایا گیا، جسے 1200 سے زائد ناظرین نے دیکھا۔
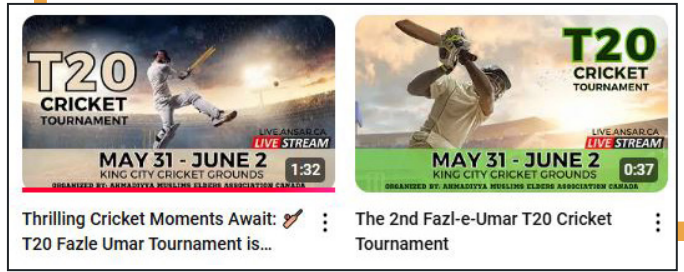
مرکزی عہدیداروں کے لیے نارتھ امریکن ریفریشر کورس:

اسٹوڈیو نے نارتھ امریکن ریفریشر کورس کی بھی کوریج کی جو کہ امریکہ اور کینیڈا دونوں کی مجلس عاملہ انصار اللہ کے عہدیداروں کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔ اسٹوڈیو کی ٹیم نے نہ صرف کورس کے دوران نہ صرف تیکنیکی مدد فراہم کی بلکہ اس کورس کی ایک جامع رپورٹ بھی تیار کی جو بعد ازاں نیشنل اجتماع کے موقع پر دکھائی گئی۔

سالانہ اجتماع کی لائیو سٹریمنگ:

سالانہ اجتماع کے دونوں دنوں کو لائیو سٹریم کیا گیا، جس میں 18 گھنٹے سے زیادہ مسلسل کوریج فراہم کی گئی۔ اس لائیو اسٹریم کے دوران نہ صرف اہم سیشنز کو ناظرین تک
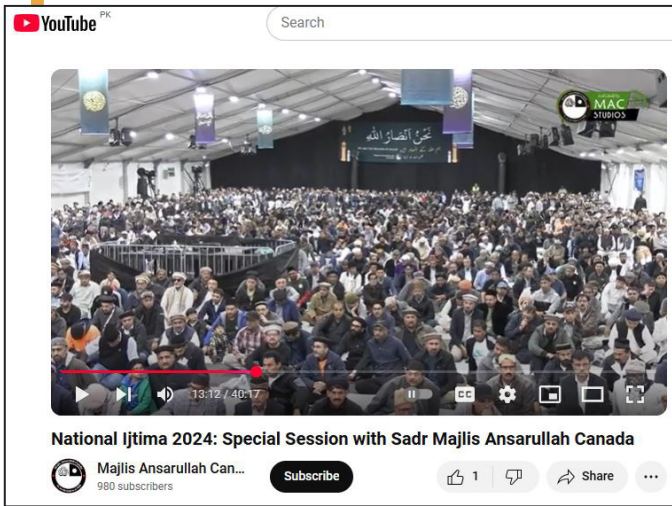
براہ راست پہنچایا گیا بلکہ اسٹوڈیو سے مختلف عہدیداروں اور اراکین کے دلچسپ انٹر یوز اور مختلف آف لائن پروگرام بھی نشر کئے گئے جن میں وقف عارضی، اور شعبہ ایثار کے تحت واٹر فار لائف دستاویزی پروگرام سرفہرست ہیں اس لائیو اسٹریمنگ نے بڑے پیمانے پر اراکین مجلس کو اپنی طرف متوجہ کیا، کل 10,500 ناظرین اس باوقار اجتماع کے اہم سیشنز اور تعلیمی اور کھیلوں کے مقابلوں کو دیکھنے کے لیے شامل ہوئے۔

نیشنل تعلیمی اور بیت بازی مقابلوں کی ریکارڈنگ اور اشاعت

ماہ دسمبر میں قیادت تعلیم کے ماتحت نیشنل تعلیمی اور بیت بازی مقابلوں کا انعقاد ہوا، گذشتہ سالوں میں یہ مقابلے سوالنامہ کے عنوان سے ایم ٹی اے کینیڈا کی ٹیم نے ریکارڈ اور نشر کئے تھے۔ امسال ایم اے سی کینیڈا اسٹوڈیوز نے نہ صرف ان مقابلوں کو ریکارڈ کیا بلکہ انصار اللہ یوٹوب چینل کے ذریعے بعد میں ممبران مجلس تک ان کو پہنچایا، یہ مقابلے نہ صرف ناظرین میں پسند کئے گے بلکہ اس قسم کے مزید مقابلوں اور پروگرامز کی خواہش کا اظہار بھی کیا گیا تا کہ مجلس کے اراکین کی روحانی اور علمی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شعبہ اشاعت کے تمام کارکنوں کے بے لوث خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو مزید خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے (آمین)
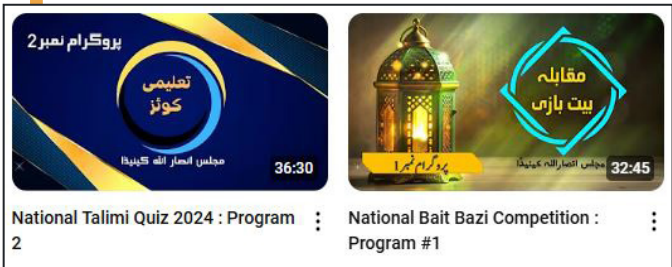
زاوية العرب

آية قرآنية

لا تغفلوا عن تربية أولادكم

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (الأنعام:152)

حديث شريف

اعدلوا بين أولادكم في العطية والنفقة

حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ:

أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً. فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ ﷺ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ ﷺ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ. قَالَ: فَرَجَعَ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ}

(صحيح البخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها)

من كلام الإمام

سرِّ كمال ربوبية الله

يقول المسيح الموعود عَلَيْهِ السَّلَام:

انظروا إلى حقيقة الربوبية، يكون الإنسان طفلا صغيرا في بداية الأمر لا حول له ولا قوة، حيث تخدمه الأم بكل ما يمكن، ويتكفّل الأب بمهمات الأم في هذه الحالة. أي قد خلق الله تعالى شخصين بفضله المحض لرعاية خلق ضعيف، وألقى عليهما ظل الحب من أنوار حبه. ولكن يجب الانتباه إلى أن حب الوالدين مؤقت، وحب الله هو الحب الحقيقي. فلا يستطيع أحد أن يحب أحدا - سواء أكان صديقا أو مساويا له في المرتبة أو حاكما - ما لم يُلقَ الحبُّ في القلوب من الله تعالى. وإنه مِن سرِّ كمال ربوبية الله أن الوالدين يحبان الأولاد ويتحملان كل نوع من الآلام بصدر منشرح في سبيل كفالتهم لدرجة لا يدّخران جهدا في التضحية بحياتهما أيضا من أجل حياتهم." أي يتحمل الآباء كل أنواع المشقة والمعاناة في سبيل تربيتهم".

مشاعر وسلوكيات الأطفال تتأثر بما يحدث في محيط الأسرة، وما يترتب على ذلك

"يدرك الأطفال أحيانًا أن مشاعر أمهم قد جُرحت بسبب سلوك الأب غير المناسب، أو أن الأب لا يحترم مشاعر أمهم بشكل صحيح ولا يهتم بها، أو أن أباهم لا يعامل أقاربه بشكل جيد، سواء أكانوا أقارب من جهة الأم أو من جهة الأب. فيؤثر سلوكه هذا في الأطفال، فينفرون من جوّ المنزل ويحاولون البحث عن الراحة خارجه. وعندما يخرجون، يجدون في الخارج أجواء تؤدي إلى نشوء السيئات فيهم. وكثير من الأطفال يفسدون لهذا السبب، لأنهم ينفرون من جو المنزل أولا يجدون الراحة فيه. إنهم يشعرون بعدم الراحة في جو المنزل بل يواجهون الاضطراب فيه.

فمن هذا المنظور، تقع على الرجال مسؤولية كبيرة لإصلاح أجيالهم وحمايتهم ولغرس حب الدين فيهم، ولربط أجيالهم بالله تعالى ولخلق روابطهم مع الجماعة واحترامها، عليهم أن يقيموا نماذج مثالية، وأن يكون هناك سكينة في منازلهم. عندما تتحقق هذه السكينة في المنازل، سيرون جوًا من السلام والسكينة في كل مكان. وسيكون الأولاد أكثر ارتباطًا

بوالديهم من خلال العيش في هذه البيئة المنزلية، وسيصلحون أنفسهم ثم يرتبطون بالدين أيضًا، لأنهم سيعرفون أن ما يفعله آباؤهم يطابق تعاليم الدين.
لذلك، هذه مسؤولية كبيرة جدًا تزداد أكثر من ذي قبل عند الوصول إلى سن "أنصار الله". مما لا شك فيه أن هذه المسؤولية تقع على عاتق أعضاء مجلس خدام الأحمدية أيضًا. يكون لديهم أطفال صغار، وعليهم أن يعاملوا زوجاتهم بشكل جيد حتى يروا جوًا هادئًا في المنازل منذ الطفولة. ولكن عند وصول المرء إلى سن "أنصار الله" يكون الأطفال واعين إلى حد كبير ويكونون قد بلغوا سن الرشد. لذا عند وصول المرء إلى هذا العمر يجب عليه الاهتمام بشكل خاص بأن تكون بيئتنا المنزلية مليئة بالحب والمودة ويظللها السلام."

(مقتبس من خطاب لسيدنا أمير المؤمنين أيده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود في 29/9/2024 إلى مجلس أنصار الله في بريطانيا بمناسبة اجتماعهم السنوي)

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مزرا بشير الدين محمود أحمد، الخليفة الثاني للمسيح الموعود)

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ}(البقرة38)

شرح الكلمات:

تلقى: فلان يتلقى فلانا: يستقبله. تلقى الشيء: لقيه. وتلقى الشيء منه: تلقنه. (الأقرب). وتلقى آدم من ربه كلماتٍ: أي أخذها عنه، وقيل تعلمها. (اللسان).
فمعنى (تلقى آدم من ربه) أنه تلقن أو تعلم بالوحي من ربه بعض عبارات للدعاء.
كلمات: جمع كلمة أي اللفظة؛ وكل ما ينطق به اللسان مفردا كان أو مركبا. والكلمة: الخطبة؛ القصيدة. (الأقرب).
تاب: تاب عليه: رجَع عليه بفضله.

التفسير:

يتضح من القرآن الكريم أنه عندما خدع الشيطان سيدنا آدم وأطلعه الله على زلته، دعا الله تعالى مبتهلا: (ربنا ظلمنا أنفسنا وإن لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين (الأعراف:24)، ويبدو أن هذا هو الدعاء الذي تلقنه آدم من ربه.

لقد نبّهتْ هذه الآية إلى أمر لطيف آخر، وهو أن الأدعية التي يُعلّمها الله تعالى بنفسه عبادَه هي الأدعى لاستنزال رحمته وفضله. إن كثيرا من الناس يصطنعون أدعية من عند أنفسهم، وقد تتسم بالنقص والانحراف، مما يجعلها تتحول أحيانا إلى دعاء عليهم. ولا نعني بذلك أن يمتنع الإنسان مطلقا عن الدعاء بكلماته، بل المراد أن يسعى الإنسان كما سعى آدم عليه السلام لإنشاء صلة قوية مع الله تعالى، بحيث إذا يتعرض لمشكلة أو حلت به مصيبة أو بلية، علمه الله تعالى بنفسه الدعاء المناسب الذي إذا دعا به استدرّ فضل الله تعالى، كما علم آدم وغيره من الصلحاء.

{قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} (البقرة39)

شرح الكلمات:

خوف: الخوف انفعال في النفس يحدث لتوقُّع ما يرد من المكروه أو يفوت من المحبوب. (الأقرب).

يحزنون: حزِن عليه وله: ضد سُرَّ.
الحُزن: الغمُّ؛ خلاف السرور. الحَزن: الغم الحاصل لوقوع مكروه أو فوات محبوب في الماضي (التاج).
الحَزن: خشونة في النفس لما يحصل فيه من الغم، ويضاده الفرح (المفردات).
فالفرق بين الخوف والحزن أن الخوف يخص المستقبل والحزن يخص الماضي.

التفسير:

في قوله تعالى (اهبطوا) بصيغة الجمع دلالة على أن آدم عليه السلام وزوجته لم يكونا وحدهما في الجنة، بل كان معهما أتباع آدم عليه السلام أيضا.
ولقد وعد الله عز وجل هنا بهذه الآية أنه لن يزال يظهر من ذرية آدم دعاة يدعون الناس إلى الهدى والصلاح، وأن الذي يستجيب لهم ويهتدي سيدخل الجنة في هذه الدنيا أيضا، أي أن قلوبهم ستكون عامرة بقوة الإيمان التي تورثهم الطمأنينة في كل حال، فلن ينتابها الخوف من الأضرار المقبلة، ولا الحزن على ما قد أصابهم من قبل، بل تصبح قلوبهم المطمئنة بمثابة الجنة لهم. ثم بعد الموت يرثون نعم الآخرة بما لا يُحصى.
لقد بين الله تعالى في الآية أيضا أن الوحي الإلهي لم ينقطع بعد آدم، حيث وعد الله تعالى منذ ذلك العهد بأن وحيه سوف ينزل في المستقبل أيضا، وستنزل أفضاله على المؤمنين به بدون انقطاع

من أدلة صدق النبي نبوءات الأنبياء السابقين(2)

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية -كندا)

الميثاق من عيسى عليه السلام

قد أنبأ عيسى عليه السلام عن ظهور سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، عاملا بالميثاق الذي أخذه الله تعالى منه لنصرة النبي الذي يأتي بعده.
ومن النبوءات التي أخبر بها، نبوءة وردت في إنجيل يوحنا في الإصحاح 16 الفقرة 12، والتي يقول المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام فيها:

"إِنَّ لِي أُمُورًا كَثِيرَةً أَيْضًا لأَقُولَ لَكُمْ، وَلكِنْ لاَ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَحْتَمِلُوا الآنَ. 13 وَأَمَّا مَتَى جَاءَ ذَاكَ، رُوحُ الْحَقِّ، فَهُوَ يُرْشِدُكُمْ إِلَى جَمِيعِ الْحَقِّ، لأَنَّهُ لاَ يَتَكَلَّمُ مِنْ نَفْسِهِ، بَلْ كُلُّ مَا يَسْمَعُ يَتَكَلَّمُ بِهِ، وَيُخْبِرُكُمْ بِأُمُورٍ آتِيَةٍ." (إِنْجِيلُ يُوحَنَّا 16:12-13)".

تحقق هذه النبوءة ببعثة سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم:

بعض عناصر النبوءة وتحققها في بعثة سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم:

1- إِنَّ لِي أُمُورًا كَثِيرَةً أَيْضًا لأَقُولَ لَكُمْ، وَلكِنْ لاَ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَحْتَمِلُوا الآنَ. وَأَمَّا مَتَى جَاءَ ذَاكَ، رُوحُ الْحَقِّ، فَهُوَ يُرْشِدُكُمْ إِلَى جَمِيعِ الْحَقِّ:
بالتمعن في هذا الجزء من النبوءة، سيتبين لنا أن المسيح عليه السلام يعترف بأنه ليس مصداق النبوءة التي جاءت على لسان موسى عليه السلام في التوراة (اَلتَّثْنِيَة 18)، وذلك للأسباب الآتية:
أولا: تذكر هذه النبوءة على لسان عيسى عليه السلام بأنه لم يذكر لبني إسرائيل أمورا كثيرة، وإن عليهم أن يعرفوها، ولكنهم لم يكونوا يستطيعون تحمل كل تلك

الأمور لذا لم يبلغهم بها.
وهذا اعترف منه بأنه لم يُكلمهم بكل ما يوصيه به الله، بينما نرى بكل وضوح في نبوءة موسى عليه السلام عن النبي المنتظر أنه: "يُكَلِّمُهُمْ بِكُلِّ مَا أُوصِيهِ بِهِ" أي بكل ما يوصيه الله تعالى. وعليه فهو ليس مصداقا للنبوءة الواردة في التثنية 18.
ثانيا: إنه لم يكن مثيل موسى عليه السلام، إذ أن المسيح عيسى بن مريم لم يكن نبيا مُشرّعا مثل موسى عليه السلام، ولا كتابه الإنجيل كتاب شريعة، إنما هو بُشْرَيات، وإخبار بقصص، والمتصفح للإنجيل سيدرك ذلك بسهولة أنه ليس كتاب شريعة.
ومن جهة أخرى فهناك تأكيدا من المسيح عليه السلام نفسه أنه ليس مثيلا لموسى عليه السلام، فهو ليس نبيا مشرعا ولم يأت لينسخ شريعة موسى عليه السلام، لقد أعلن ذلك بنفسه، معترفا للمسيحيين إذ يقول في إنجيل متّى الإصحاح الخامس، الفقرة 71 ما نصه:
"لاَ تَظُنُّوا أَنِّي جِئْتُ لأَنْقُضَ النَّامُوسَ (أي الشريعة التي أنزلت على موسى) أَوِ الأَنْبِيَاءَ (أي النبوءات التي أدلى بها الأنبياء الذين بعثهم الله تعالى في بني إسرائيل). مَا جِئْتُ لأَنْقُضَ بَلْ لأُكَمِّلَ.} (إِنْجِيلُ مَتَّى 17:5)

2- وَأَمَّا مَتَى جَاءَ ذَاكَ، رُوحُ الْحَقِّ:

فالمسيح عيسى بن مريم عليه السلام لن يستطيع أن يخبر بني إسرائيل عن كل ما يريد أن يبلغهم إياه، لأنهم لم يكونوا ليستطيعوا في ذلك الوقت أن يتحملوه، ولكن متى جاء روح الحق فهو الذي سوف يرشدهم إلى كل الحق.
فمن هو "روح الحق" الذي سيأتيهم؟
لا شك أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هو المقصود بروح الحق، حيث إن رسول الله كان التجسيم الحي للقرآن الكريم، وقد وُصف بأنه كان "قرآنا يمشي"، ووصفته السيدة عائشة رضي الله عنها بقولها: "كان خُلقه القرآن". وقد وُصف القرآن بأنه "روح" في قوله تعالى:
{وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا} (الشورى: 35)
وحيث إن رسول الله كان روحا من الله تعالى فقد وصفه سبحانه بأنه يعطي الحياة للمؤمنين فقال:
{يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} (الأنفال: 52)
كما وُصِف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بأنه الحق، فقال تعالى:
{يَآ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ} (النساء: 171)
وقد أنزل الله تعالى على رسوله صلى الله عليه وآله وسلم الكتاب بالحق فقال:
{إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللَّهُ} (النساء: 106)

3 - فَهُوَ يُرْشِدُكُمْ إِلَى جَمِيعِ الْحَقِّ:

يؤكد المسيح عليه السلام أن روح الحق الموعود هو الذي سوف يرشدهم إلى جميع الحق، وهذا يؤيد ما أعلنه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من إكمال الدين وإتمام النعمة، حسب قوله تعالى:
{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا} (المائدة: 4)
فرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هو الذي أتى بالشريعة الكاملة، التي هي الحق من عند الله الحق، والتي تهدي إلى جميع الحق. وبذلك فإن نبوءة المسيح عليه السلام لا تتحقق إلا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

4- لأَنَّهُ لاَ يَتَكَلَّمُ مِنْ نَفْسِهِ، بَلْ كُلُّ مَا يَسْمَعُ يَتَكَلَّمُ بِهِ:

تشير النبوءة إلى أن النبي الموعود لا يتكلم من نفسه، بل كل ما يسمع يتكلم به. ويؤيد القرآن الكريم هذه النبوءة ويؤكد الله تعالى على أن القرآن ليس بقول شاعر ولا بقول كاهن، بل هو قول رسول كريم، أنزله الله رب العالمين، فيقول:
{فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ * وَمَا لاَ تُبْصِرُونَ * إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ * وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَّا تُؤْمِنُونَ * وَلاَ بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ * تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ} (الحاقة: 39-44)
كذلك يؤكد على أن القرآن الكريم ليس من تأليف محمد، وليس من بنات أفكاره أو من وحي خياله، وإنما هو ينطق به بناء على الوحي الذي أوحى الله تعالى به إليه، فيقول:

{وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى * إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى * عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى}(النجم:4-6)

5- وَيُخْبِرُكُمْ بِأُمُورٍ آتِيَةٍ:

تذكر النبوءة أن النبي الموعود به سوف يخبر الناس بأمور آتية. وقد تحقق ذلك في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذي ذكر الألوف من الأنباء المستقبلة، والتي تحقق الكثير منها أثناء حياته، وتحقق بعضها بعد وفاته، وما زالت تلك الأنباء تتحقق حتى عصرنا الحالي.

ويؤكد القرآن المجيد على أن ذكر الرسول صلى الله عليه وآله وسلم موجود في التوراة والإنجيل، وأنه مهما أصاب هذه الكتب من التحريف والتبديل فسوف تظل بها نبوءات عن بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم. يقول تعالى:

{النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ}(الأعراف:158)

وهذا ما يؤكد على أن الأنبياء السابقين قد تنبؤا عن ظهور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

يوجد الكثير من النبوءات التي جاء ذكرها في الكتب السابقة، مثل التوراة والإنجيل عن ظهور رسول عظيم مثيل لموسى عليه السلام، يأتي بشريعة من عند الله تعالى، ويؤسس مملكة الله على الأرض.

وبذلك يتحقق معيار مهم من معايير صدق الأنبياء في شخص رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

عن ابن عباس قال: " أتى عبد الله بن سلام ورهط معه من أهل الكتاب نبي الله صلى الله عليه وسلم عند الظهر، فقالوا: يا رسول الله، إن بيوتنا قاصية لا نجد من يجالسنا ويخالطنا دون هذا المسجد، وإن قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم أظهروا العداوة وأقسموا أن لا يخالطونا ولا يؤاكلونا، فشق ذلك علينا، فبيناهم يشكون ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، إذ نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم {إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون }

(تفسير الدر المنثور في التفسير بالمأثور/ السيوطي. سورة المائدة: آيت نمبر 55 { إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُوْلُه وَٱلَّذِيْنَ آمَنُواْ ٱلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ ٱلصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ ٱلزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ })